29887/1847

(برائے دارالعلوم کراچی)

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ دین وعلماءِ شرع متین بدیں مسئلہ میں کہ باغ شہر کی وسیع و عریض مرکزی جامع مسجد کی دوسری منزل کی دیوار سے متصل مدرستہ البنات کی عمارت ہے۔ جہاں طالبات اقامتی ہیں اور مسجد کی نمازوں کیساتھ باجماعت نماز پڑھتی ہیں۔ لیکن باجماعت نماز پڑھنے میں ہیں وجہ شبہ ہے کہ امام صاحب نیچے کی منزل میں نماز پڑھاتے ہیں اور یہ دوسری منزل کی سائڈ والی عمارت میں جبکہ مسجد کی نچلی منزل کے دائیں کونہ میں ۱۴ فٹ چوڑائی والا ایک ہال ہے (جو کہ مسجد ہی کا حصہ ہے) کا فاصلہ بھی ہے جہاں پر نمازی نماز باجماعت صف نہیں بناتے ہیں۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا اس فاصلہ کی وجہ سے دوسری منزل میں طالبات باجماعت امام کے ساتھ نماز ادا کرسکتی ہیں یا کہ نہیں۔

نمبر۲ کیا جمعہ کے روز جبکہ اوپر والی منزل بھی نمازیوں سے بھرپور ہوتی ہے اور اتصال پایا جاتا ہے۔ طالبات نماز جمعہ امام مسجد کے ہمراہ ادا کرسکتی ہیں اور کیا ان پر نمازِ ظہر ساقط ہوجائے گی؟ بینوا وتوجروا۔

مسجد کی اور مدرسہ کی ہیئت بذیل ہے؟

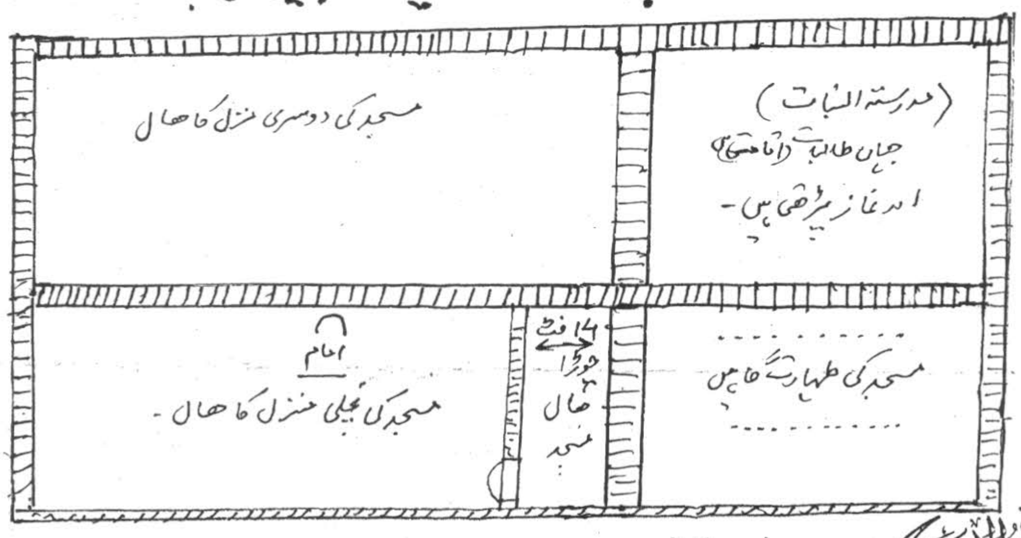

المستفتی!

سید عطاء اللہ شاہ خطیب مرکزی جامع مسجد باغ: آزاد کشمیر۔
و مہتمم جامعہ احسن العلوم باغ۔

دارالافتاء
فتوی نمبر ۲۳/۱۵۲۲
دارالعلوم کراچی

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں ذکر کی ہوئی تفصیل کے مطابق مسجد کی بالائی منزل کے ہال سے متصل مدرستہ البنات کے کمرے میں طالبات کا امامِ مسجد کی اقتدا میں نماز پڑھنے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر طالبات کا کمرہ مسجد کی دوسری منزل کیساتھ متصل ہے، اور اس کمرے میں طالبات کی صفیں امام سے پیچھے ہوتی ہیں، امام کے برابر یا امام سے آگے نہیں ہوتیں، اور اور امام کی تکبیراتِ انتقال کا ان کو بخوبی علم ہوتا ہے، تو امامِ مسجد کی اقتدا میں طالبات کا نماز پڑھنا جائز ہے، کمرے اور نمازیوں کی صفوں کے درمیان چودہ فٹ چوڑے ہال کا جو فاصلہ ہے وہ اس لئے مانع نہیں کہ وہ ہال خود سائل کی تصریح کے مطابق مسجد کا حصہ ہے، اور مدرستہ البنات کا کمرہ دوسری منزل کے ہال (جو کہ مسجد ہے) سے متصل ہے، تو اتصال ثابت ہو گیا، اور مسجد میں اقتداء کے جواز کیلئے اتصالِ صفوف شرط نہیں ہے۔

البتہ اگر یہ ممکن ہو کہ عورتیں عام نمازوں میں جب دوسری منزل کا ہال خالی ہوتا ہے، اس ہال میں آکر جماعت میں شریک ہوں، اور نیچے سے مردوں کو اوپر جانے نہ دیا جائے، اور اس میں کوئی بے پردگی نہ ہو، تو یہ صورت مدرسے کے کمرے میں نماز پڑھنے کے مقابلے میں بہتر ہے۔ یہی حکم نمازِ جمعہ کا بھی ہے کہ نماز جمعہ میں بھی طالبات کیلئے نماز میں امامِ مسجد کی اقتدا جائز ہے اور طالبات کے ذمے سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائیگی۔ (ماخذہ التبویب: ۲۰۳/ ۹۹)

یہ حکم تو نماز کے جائز ہونے کا ہے لیکن اصل حکم یہ ہے کہ طالبات اپنے کمرے میں اپنی اپنی نماز الگ الگ ادا کریں مسجد کی جماعت میں شامل ہونے کا اہتمام نہ کریں۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (1 / 587)

أما في البيت مع المسجد لم يتخلل إلا الحائط ولم يختلف المكان، وعند اتحاد المكان يصح الاقتداء إلا إذا اشتبه عليه حال الإمام. اهـ. أقول: حاصل كلام الدرر أن اختلاف المكان مانع مطلقا. وأما إذا اتحد، فإن حصل اشتباه منع وإلا فلا، وما نقله عن قاضي خان صريح في ذلك ---- ؛ ولما في البرهان من أنه لو كان بينهما حائط كبير لا يمكن الوصول إلى الإمام ولكن لا يشتبه حاله عليه بسماع أو رؤية لانتقالاته لا يمنع صحة الاقتداء في الصحيح، وهو اختيار شمس الأئمة الحلواني اهـ

دار الافتاء

الفتاوى الهندية - (1 / 88)

ولو اقتدى بالإمام في أقصى المسجد والإمام في المحراب فإنه يجوز. كذا في شرح الطحاوي------- ويجوز اقتداء جار المسجد بإمام المسجد وهو في بيته إذا لم يكن بينه وبين المسجد طريق عام وإن كان طريق عام ولكن سدته الصفوف جاز الاقتداء لمن في بيته بإمام المسجد. كذا في التتارخانية ناقلا عن الحجة۔

سنن أبي داود - (1 / 156)

عن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: «صلاة المرأة في بيتها أفضل من صلاتها في حجرتها، وصلاتها في مخدعها أفضل من صلاتها في بيتها»

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع - (1 / 140)

ويجوز اقتداء المرأة بالمرأة لاستواء حالهما، إلا أن صلاتهن فرادى أفضل؛ لأن جماعتهن منسوخة.----- ولأن مبنى حالهن على الستر وهذا أستر لها، إلا أن جماعتهن مكروهة عندنا،

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع - (1 / 259)

ثم هؤلاء الذين لا جمعة عليهم إذا حضروا الجامع وأدوا الجمعة فمن لم يكن من أهل الوجوب كالصبي والمجنون فصلاة الصبي تكون تطوعا ولا صلاة للمجنون رأسا، ومن هو من أهل الوجوب كالمريض والمسافر والعبد والمرأة وغيرهم تجزيهم ويسقط عنهم الظهر؛-- والله اعلم بالصواب

حسین احمد
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۸ جمادی الاولی ۱۴۳۴ھ
۱۰ اپریل ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح